اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۵۷ھ یوم جمعہ مطابق یکم اپریل ۱۹۳۸ء نمبر ۷۵

مومن کو ہمیشہ قدم آگے بڑھانا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو منعقد ہونے والی مجلس مشاورت کا جو ایجنڈا شائع ہو کر جماعت ہائے احمدیہ کو بھیجا جا چکا ہے اور جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ممبرانِ مجلسِ شوریٰ کو مخاطب کرکے بعض تجاویز بیان کیں۔ اور ان کے متعلق مشورہ طلب فرمایا ہے۔ وہ گزشتہ تمام مجالسِ مشاورت میں پیش ہونے والے ایجنڈوں سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ تحریکِ جدید کی مختلف شقوں نے جماعت احمدیہ میں بیداری اور قربانی کی جو روح پیدا کی ہے۔ اس ایجنڈا میں درج شدہ تجاویز اس کو جلا دینے اور بہت پُر زور بنانے کا موجب بن جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ ؛

ان تجاویز کی ضرورت اس لئے پیش نہیں آئی۔ کہ خدانخواستہ جماعت احمدیہ کا قدم دین کے لئے مالی قربانی پیش کرنے میں سست پڑ گیا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ روز بروز حالات۔ اور واقعات زیادہ سے زیادہ قربانی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور باوجود آمد کے بہت زیادہ ہو جانے کے اخراجات آمد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کے جذبۂ ایثار اور قربانی میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اور روز افزوں آمد کے مقابلہ میں اخراجات کا بڑھتے جانا بھی ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ جماعتِ احمدیہ بفضلِ خدا ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے ؛

چونکہ جماعتِ احمدیہ کے پیش نظر بہت بڑا مقصد اور بہت وسیع میدانِ عمل ہے اس لئے یہ لازمی امر ہے۔ کہ اس کے محدود ذرائع آمد کے مقابلہ میں اس کے وسیع تبلیغی اور تربیتی اخراجات بڑھے ہوئے ہوں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری بات اخراجات کے بڑھے رہنے کے متعلق یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ یہ نہیں چاہتا۔ کہ وہ حزب اللہ جو اس کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے اس لئے جمع ہوئی ہے اور ہوتی جا رہی ہے۔ کہ دنیا کو ضلالت اور گمراہی سے نجات دلائے۔ اور شیطان کو شکست دے کر لوگوں کے قلوب پر رحمٰن کی حکومت کا تسلط بٹھائے اس میں کسی قسم کی سستی اور کوتاہی پیدا ہو۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ روز بروز اس میں جوشِ عمل بڑھتا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ مشکلات اور مصائب آئیں جن کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے گا اور زیادہ قربانی اور ایثار کا ثبوت پیش کیا جائے۔ جماعت احمدیہ انہی حالات میں سے گزر رہی ہے۔ کوتاہ اندیش سمجھتا ہے۔ کہ مشکلات اور مصائب کا پہاڑ جو اب جماعت احمدیہ پر گرایا جا رہا ہے۔ یہ اسے پیس کر رکھ دیگا۔ اور بڑبولا دشمن اس قسم کے دعوے بھی کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ ایک ایسا حملہ کیا گیا ہے۔ جو احمدیت کا خاتمہ کرکے رکھ دیگا۔ اور کوئی احمدی کہلانے والا دنیا میں نہ پایا جائیگا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دنیا دیکھ لیتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو مٹانے کا ادعا کرنے والے خود خاک بن کر اڑ رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ مصائب کی بھٹی میں سے کندن بن کر نکلتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی بے مثال قربانی اور ایثار پیش کرتی ہے جب تک جماعت احمدیہ اس اصل پر قائم رہے گی یعنی ایک امام کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اپنے لئے فرض سمجھے گی۔ اور اس کی راہ نمائی میں بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے نہ ہچکچائے گی اس وقت تک اس کا ہر فرد فتح نصیب جرنیل ہوگا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت جماعت احمدیہ کے رستہ میں روکاوٹ نہ بن سکے گی ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایجنڈا کے لئے تجاویز رقم فرماتے ہوئے دو اصول نہایت مختصر الفاظ میں ایسے بیان فرمائے ہیں۔ جو کامیابی اور کامرانی کے ضامن ہیں اور جنہیں ہر قدم اور ہر مرحلہ پر مدنظر رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے حضور رقم فرماتے ہیں:

(۱) مومن کو قدم ہمیشہ آگے بڑھانا چاہیئے۔ اور کام شروع کرکے سوائے اس کے کہ اس میں نقص معلوم ہو۔ یا اس میں بہتر تبدیلی کی صورت پیدا ہو جائے۔ یا اس کی ضرورت نہ رہے یا اس میں پیچھے ہٹنا کسی بڑے اسلامی فائدہ کے لئے ہو۔ اسے چھوڑنا نہیں چاہیئے ؛

(۲) قربانیوں میں کمی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ قربانی کی طرف ہمیں قدم اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ دلوں پر زنگ لگ کر ان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے ؛

ان زریں اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی قربانی اور ایثار ایسا نہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے مخلصین کے لئے دوبھر ہو۔ اور جسے وہ دل و جان سے پیش کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ امید نہیں بلکہ یقین ہے۔ کہ اسی جذبہ کے ماتحت احمدی انجمنوں نے ایجنڈا میں درج شدہ امور پر غور کیا ہوگا۔ اور انہی کا

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضورؓ کی طبیعت خداتعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور نزلہ اور سر درد کے باعث علیل ہے۔ آج آپ کو بطور علاج مسہل دیا گیا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سوزش پیشاب کی تکلیف ہے۔ اور ساتھ ہی بواسیر کا عارضہ لاحق ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ ریتی چھلہ میں بصدارت جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ایک تبلیغی جلسہ ہوا جس میں صاحب صدر اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے تبلیغ کی اہمیت کے متعلق موثر تقریریں کیں۔

نمایندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

اکثر جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی اطلاعات کے ساتھ اس امر کی تشریح نہیں ہوتی۔ کہ وہ انتخاب حسب شرائط نمائندگی مطبوعہ الفضل مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۸ء ہوا ہے۔ عہدیداران مہربانی کر کے یہ ضرور لکھا کریں۔ کہ انتخاب حسب شرائط ہوا ہے شرائط مذکورہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو واقعہ میں نمائندے کہلا سکیں۔ نمائندے منتخب کرنے میں جماعتیں بہت احتیاط سے کام لیا کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض جماعتوں میں سے ایک ایسے شخص کو نمائندہ منتخب کر کے بھیجدیا جاتا ہے۔ جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت فارغ کون ہے۔ پھر خواہ روزانہ مشورہ میں کبھی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو۔ اور اس کی رائے کو کچھ وقعت نہ دی جاتی ہو۔ محض اس لئے کہ بیں اور کام میں اسے مجلس مشاورت کے لئے بھیجدیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا۔ اور کسی دوسرے کو بھیجدیتا ہے۔ ایسے لوگ نہیں جانتے کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشوروں کو نقصان پہونچتا ہے۔ بلکہ خداتعالےٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے۔ اس کو بھی نقصان پہونچتا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے آپکو نقصان پہونچاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو سلسلہ کے مقام کا ادب اور احترام نہیں سمجھتے وہ نہیں جانتے کہ یہ خداتعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ کسی کو اس مجلس میں نمائندہ بنایا جاتا ہے۔ جو تمام دنیا کے حالات ڈھالنے والی ہے۔ اور یہ خداتعالےٰ کا انہیں عزت دینا ہے۔ اور اتنی بڑی عزت دینا ہے۔ کہ اگر ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہو۔ تو وہ اس مجلس کی ممبری جس نے آیندہ دنیا کو ڈھالنا ہے۔ بہت بڑی عزت سمجھیگا۔ پس احمدی جماعتوں کو نمائندگان کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور بہترین آدمی کو منتخب کر کے بھیجنا چاہیئے۔

(۲) جو لوگ احمدیوں میں سے باوجود مرکزی دفتر یا مقامی کارکنان کے سمجھانے کے داڑھی نہ رکھیں۔ ان کو مجلس مشاورت کا نمائندہ نہ بنایا جائے۔

(۳) جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو اکتیس یا اس سے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳۰ مارچ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ
۴۴۰	پاتی رام صاحب	ضلع مین پوری
۴۴۱	بزندا بتی صاحب	" "
۴۴۲	بھجن صاحب	" "
۴۴۳	جھمن لعل صاحب	" "
۴۴۴	نہی لعل صاحب	" "
۴۴۵	دیوی رام صاحب	" "
۴۴۶	ہری کرشن صاحب	" "
۴۴۷	بشیر احمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۴۴۸	شرف الدین صاحب	" جالندہر
۴۴۹	بھولی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۴۵۰	علاء الدین صاحب	" علی گڑھ
۴۵۱	مہرالدین صاحب	" گورداسپور
۴۵۲	سلطان راتھ صاحب	کشمیر
۴۵۳	مختی دیدی صاحبہ زوجہ علی شیخ صاحب	"
۴۵۴	عشی دیدی صاحبہ	"
۴۵۵	مختی دیدی صاحبہ زوجہ غلام احمد صاحب	"
۴۵۶	عزیز دیدی	"
۴۵۷	اسمٰعیل ڈار صاحب	"
۴۵۸	رازق شیخ صاحب	"
۴۵۹	غلام محمد صاحب بٹ	"
۴۶۰	ولی گنائی صاحب	"

جدید مقامی عہدہ داروں کا جلد انتخاب کیا جائے

تمام مقامی اور پراونشل انجمنوں کو اس اعلان کے ذریعہ تاکید کی جاتی ہے کہ جدید عہدہ داروں کے انتخابات ان شرائط و قواعد کے ماتحت جو کہ اخبار الفضل مجریہ ۲۷ و ۲۹ مارچ میں شائع کئے گئے ہیں۔ جلد تر ہو جانے چاہئیں۔ اور انتخابات کی فہرستیں ہر طرح سے مکمل کر کے ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء تک دفتر ہذا میں پہونچا دینی چاہئیں۔ تاکہ اس کے بعد متعلقہ دفاتر سے استصواب کر کے منظوریوں کا اعلان کیا جاسکے۔ اور تا اعلان ہونے کے بعد یکم مئی ۱۹۳۸ء سے نئے عہدہ دار اپنے اپنے کاموں کا چارج موجودہ عہدہ داروں سے لے سکیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ جب تک کسی جماعت کے جدید عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو۔ یا اسے بذریعہ خط منظوری نہ دی جائے۔ اس وقت تک موجودہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

ناظر اعلےٰ

م زائد ہوں۔ وہاں سے نمائندہ صرف ایسا ہی شخص مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

(۳) شہری جماعتوں کا بقایا دار وہ شخص سمجھا جائے گا۔ جس کے ذمہ تین ماہ سے زائد چندہ واجب الادا ہو۔ اور دیہاتی جماعتوں کا بقایادار جس کے ذمہ ایک سال سے زائد کا چندہ واجب الادا ہو۔ بجز اس کے کہ اس نے بقایا کے متعلق نظارت بیت المال سے تحریری معافی یا مہلت حاصل کر لی ہو۔

(۴) کسی طالب علم کو کوئی جماعت اپنا نمائندہ منتخب نہیں کر سکتی۔

(۵) امراء جماعت ہائے احمدیہ بلا انتخاب بطور نمائندہ مجلس مشاورت میں شامل ہو سکتے ہیں۔

پرائیویٹ سکرٹری

الکتابُ وَالحِکمۃ ۱۳

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔

۹۲۔ شیطان

جنگِ بدر میں کہتے ہیں، کہ شیطان بھی آیا تھا۔ جب فرشتوں کی فوج دیکھی۔ تو اُلٹا بھاگا۔ لوگ ہمیشہ ایسے سوال کرتے رہتے ہیں۔ کہ کیوں جی شیطان کا الگ کوئی وجود ہے۔ کیا اس کی فوج یا ذریت بھی ہے۔ کیا آدم کے وقت والا اب بھی زندہ ہے۔ یا نہیں۔ ایسے سوالات ان لوگوں کے لئے تو جائز ہیں۔ جو فرشتوں کے وُجود کے مُنکر ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ یہ سوالات وُہ لوگ بھی کرتے ہیں۔ جو دوسرے دلائل سے فرشتوں کا وجُود منواتے ہیں اگر لطیف اور غیر مرئی وجُود ہُوا کرتے ہیں۔ تو پھر جیسا جبرائیل کا ماننا۔ ویسا شیاطین اور جنات کا ماننا۔ اگر نیکی کے محرک غیر مرئی وجُود کو مانتے ہو۔ تو بدی کے غیر مُرئی وجُود کے محرک کو ماننے میں کیا دقّت ہے۔ اگر آدم کے وقت کے فرشتے اب تک زندہ ہیں۔ تو اس وقت کا شیطان بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ اگر ہر فرشتہ کے ماتحت ہزاروں۔ لاکھوں چھوٹے درجہ کے فرشتے مانتے ہو۔ تو کسی بڑے شیطان کی ذریت یا اس کا لشکر ماننے میں کیا دُشواری ہے۔ ایک داعیٔ خیر ہے۔ دُوسرا داعیٔ شر۔ ہمارے نزدیک تو فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ہم کو ایک کی بات ماننی چاہیئے اور دوسرے کی نافرمانی اور کفر کرنا چاہیئے باقی جو دلائل ایک کے وجود کے ہیں۔ وُہی دوسرے کے اگر فرشتہ نیک تحریک کرتا ہے۔ تو شیطان بُری اگر فرشتہ الہام کرتا ہے۔ تو شیطانی الہام بھی مشہور ہیں۔ اگر فرشتہ ایمان کو مضبُوط کرتا ہے۔ تو خناس وسوسے ڈالتا ہے۔ اگر فرشتہ متمثل ہو سکتا ہے۔ تو شیطان کیوں نہیں۔ غرض مثبت اور منفی بجلیوں والا فرق ہے ورنہ اس عقیدہ پر کوئی اعتراض تو پیدا نہیں ہوتا ؛

۹۳۔ سرحد پر چوکیاں

واعدّوا لھم ما استطعتم من قوۃٍ ومن رباط الخیل ترھبون بہٖ عدوّ اللّٰہ وعدوّکم (انفال)

اے مسلمانو! تم دُشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیاری کرو۔ اپنی قوت بڑھا کر۔ اور سرحد پر گھوڑے باندھ کر۔ تاکہ دُشمنانِ خدا۔ اور تمہارے دُشمن خوف کے مارے سر نہ اٹھا سکیں۔

ایک رباط الخیل یعنی سرحد پر چوکیاں بنا کر اُسے مضبوط کرنا روحانی بھی ہوتا ہے اور مُراد اس سے یہ ہے، کہ اعضاء اور جوارح کو گناہوں سے بچاؤ۔ اور فرمانبرداری پر لگاؤ۔ اور ان کی حفاظت کرو۔ تاکہ دل جو دار الخلافہ ہے۔ خود بخود محفوظ رہے جوارح مملکت جسم انسانی میں بطور سرحد کے ہیں۔ اور انہی کے راستے شیطان انسان کے اندر داخل ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ اپنی آنکھ کو نیچا رکھ۔ تاکہ تیرا دل پاک رہے ؛

۹۴۔ سُورۃٌ مِّن مِّثلہٖ

فاتوا بسُورۃٍ من مثلہٖ (بقرہ)

یعنی اس سورہ بقرہ جیسی کوئی سورۃ بنا کر دکھاؤ۔ بعض چھوٹی سورتوں میں دعوٰے کیا گیا ہے۔ کہ ایسی دس سورتیں بنا کر لاؤ جس جس سورۃ میں یہ دعوٰے کیا گیا ہے۔ وہاں من مثلہ سے وُہی سورۃ مُراد ہے مثلاً یہاں یہ مُراد ہے۔ کہ سورہ بقرہ جیسی حجم میں۔ احکام میں۔ علوم الہیّہ میں عبرت میں نصائح میں۔ جسمانی اور روحانی ہدایات میں۔ دلائل و مباحثات میں۔ ٹھوس مطالب میں۔ فصاحت و بلاغت میں پیشگوئیوں میں۔ دُعاؤں میں۔ نتائج و اثرات میں۔ یعنی سب خوبیوں کی جامع ؛

۹۵۔ جہنّم کا نمُونہ

ایک دفعہ ایک نیچری نے دوزخ پر ہنسی اُڑائی۔ کہ وُہ کہاں ہوگا۔ اور اتنی آگ جس میں اتنی مخلوق پڑے۔ کس جگہ رکھی جائے گی۔ اور وُہ لاکھوں برس کس طرح جلتی رہے گی۔ اور ایندھن اس کا کہاں رکھا ہوگا۔ میں نے کہا۔ رُوحانی جہنم تو انسان کے اپنے اندر ہے۔ مگر ذرا کمرہ سے باہر آیئے۔ تو جسمانی جہنم آپ کو اپنی آنکھوں سے دکھا دُوں۔ باہر دھوپ میں نکل کر میں نے کہا۔ کہ وُہ اُوپر کیا ہے۔ کہنے لگا۔ سُورج۔ میں نے کہا۔ کہ یہ جہنم ہے یا نہیں۔ اگر اس میں زمین کے باشندے تو کیا۔ لاکھوں کروڑوں گنا انسان بھی ڈال دیئے جائیں۔ تو کیا سما نہیں سکتے۔ کیا اس کا ایندھن حجارہ نہیں ہیں۔ کیا اس میں شعلہ مارنے والی آگ لاکھوں برس سے جل نہیں رہی۔ آگے خدا کو علم کہ اصلی جہنم کیا ہوگا۔ مگر تمہاری بصیرت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے ؛

۹۶۔ قرآن سے اُتر کر توراۃ افضل ہے

جتنے سلسلے انبیاء کے اسلام سے پہلے گزرے ہیں۔ ان میں سب سے افضل موسوی سلسلہ تھا۔ اور سب سے افضل کتاب توراۃ۔ قرآن مجید نے اسی بات کے بارے فرمایا۔ قل فاتوا بکتاب من عند اللّٰہ ھو اھدٰی منھما اتّبعہٗ ان کنتم صادقین (قصص) یعنی قرآن کے بعد جملہ کتب میں سے توراۃ سب سے زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ مگر لطف یہ ہے۔ کہ جب قرآن اور توراۃ کا مقابلہ کیا جائے۔ تو پھر قرآن مجید کی قدر معلوم ہوتی ہے ؛

۹۷۔ ایکٹ قتل اولادِ نرینہ

یہ ایکٹ بھی پُرانی تہذیبوں کا ایک نمونہ ہے۔ مصر کے فراعنہ۔ بنی اسرائیل پر کبھی کبھی دفعہ ۱۴۴۔ یا تعزیری پولیس کی طرح "ایکٹ قتلِ پسران" موقت جاری کر دیتے تھے۔ اور وُہ بھی قومی سزا کے طور پر۔ حضرت موسےٰؑ کی پیدائش کے وقت بھی یہ ایکٹ جاری تھا۔ پھر ان کے مبعُوث ہونے پر جاری ہُوا۔ جیسا کہ فرعون نے سنقتّل ابناءھم کہکر یہ اشارہ کیا۔ کہ عنقریب ہم پھر اس ایکٹ کو نافذ کر دیں گے۔ اگر ہمیشہ جاری رہتا۔ تو وُہ قوم بالکل فنا ہو جاتی۔ یا بغاوت کر دیتی۔ یا ملک سے نکل جاتی ؛

۹۸۔ قتلِ انبیاء

یقتلون النّبیّین بغیر الحق (بقرہ)

قتلِ انبیاء کے بارہ میں دو عقیدے ہیں ایک گروہ کہتا ہے۔ کہ یہ ناممکن ہے۔ دوسرا گروہ اس کا قائل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکَم بن کر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسی سلسلہ کا اول اور آخری نبی قتل نہیں ہوتا۔ درمیان کا کوئی نبی قتل ہو سکتا ہے۔ تاریخ بھی یہی شہادت دیتی ہے۔ مثلاً موسوی سلسلہ میں حضرت یحییٰ شہید ہُوئے۔ قتلِ انبیاء اس لئے بھی جائز ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انبیاء میں سے شہداء کے نمونے بھی لینے تھے۔ اور اس لئے بھی کہ افائن مات او قتل کے مطابق نبی کے لئے موت اور قتل دونوں جائز ہیں ؛

۹۹۔ ذبح بقر

ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ کے فرمان کے مطابق قادیان میں بھی حالات نے مجبُور کر کے ایک مذبح بنوا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے، کہ اکابر امت نے لکھا ہے۔ کہ لحم البقر بھی کشف حاصل کرنے کا ایک نسخہ ہے۔ سو وُہ ایسی ہی گائے ہوگی۔ جیسی بنی اسرائیل نے ذبح کی تھی۔ یعنی جوان زرد شوخ رنگ۔ آزاد۔ بے عیب ایسی گائے سے البتہ کشوف ہوتے ہونگے ؛

۱۰۰۔ جہنمی ہونے کا اصل

جہنمی بن جانے کی شرط یہ ہے۔ کہ ارادۃً خدا کی نافرمانی کرے۔ اور پھر گناہوں کی اتنی کثرت کرے کہ وُہ اس شخص کا احاطہ کر لیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ بلٰی من کسب سیّئۃً واحاطت بہٖ خطیئتہٗ فاولٰئک اصحاب النار ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی بعض دلچسپ باتیں

مندرجہ ذیل روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی بیان فرمودہ ہیں۔ خاکسار۔ برکات احمد رند ھیر کالج کپورتھلہ

ریاکار مشرک ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ریا کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے۔ دوران گفتگو میں فرمایا "ریاکار مشرک ہوتا ہے"۔ اسی ضمن میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کی۔ کہ کبھی آپ کو بھی ریا کا خیال آیا ہے۔ فرمایا "ریا ہمیشہ ہم جنس سے ہوتی ہے"۔

احادیث کے چمکتے ہوئے الفاظ

ایک دفعہ احادیث کے متعلق ذکر ہو رہا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا احادیث میں وہ فقرات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلے ہیں مجھے چمکتے ہوئے دوسرے اقوال سے بالکل علیحدہ نظر آتے ہیں۔

کپورتھلہ میں ورود

ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کپورتھلہ تشریف لائے۔ تو نیاز محمد صاحب رسالدار میجر نے آپ کو ایک فروٹ پارٹی دی اور نیزہ بازی اور دوسری ملٹری کی کھیلیں دکھائیں۔ حضور علیہ السلام ان کرتبوں کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا۔ "یہ مردانہ کھیلیں ہیں"۔

پاکیزہ خیال

ایک صاحب کشن چند نامی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچپن کے واقف تھے۔ اور بعد میں کپورتھلہ آ گئے۔ ہم ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچپن کے حالات و واقعات کے متعلق استفسار کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے بیان کیا۔ کہ آپ کی عمر پانچ چھ سال کی ہوگی۔ کہ ایک دفعہ ہم سب بچے کھیل رہے تھے کہ حضور علیہ السلام نے پوچھا۔ "یہ رام رام کیا ہوتا ہے"؟ ہم میں سے کسی نے کہا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ ہاں جب ہمارے بڑے اشنان وغیرہ کرتے ہیں تو رام رام کہتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرے خیال میں تو اللہ اللہ اچھا معلوم ہوتا ہے"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق ایک واقعہ

ایک دفعہ ہم ٹانگہ میں بیٹھ کر قادیان جا رہے تھے۔ نہر پر جب ہم کچھ دیر سستانے کے لئے ٹھہرے۔ تو ایک سکھ نے جو قادیان سے آ رہا تھا بیان کیا کہ آج مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) جب سیر سے آتے ہوئے تالاب کے پاس سے گزرے تو میاں محمود (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) کو تالاب (ڈھاب) کے پاس کھیلتے ہوئے دیکھ کر آواز دی۔ میاں صاحب دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ جب آپ کے پاس پہونچے۔ تو آپ نے فرمایا میاں صاحب اگر تم وہی محمود ہو۔ جس کی خدا تعالےٰ نے مجھے بشارت دی ہے۔ تو جاؤ کھیلو خدا تعالےٰ تمہیں خود پڑھائے گا"۔

جو کہا پورا ہو گیا

خاکسار اپیل نویس تھا اور منشی اروڑا صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سررشتہ دار تھے۔ ایک دفعہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضور مجھے اپیل نویس ہی رہنے دینا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں آزادی ہے جب چاہتے ہیں آپ آ جاتے ہیں۔ اور مہینہ مہینہ یہاں رہ جاتے ہیں۔ پھر خود ہی فرمایا کہ ایسا ہو جائے کہ آپ منشی اروڑا صاحب کی جگہ ہو جائیں۔ اور وہ کہیں اور چلے جائیں۔ چنانچہ جیسا حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ اور منشی اروڑا صاحب بھونگے کے تحصیلدار ہو کر چلے گئے۔ اور میں ان کی جگہ سررشتہ دار مقرر ہو گیا۔

خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

ایک دفعہ ایک غیر احمدی نے ذکر کیا۔ کہ مجھے کئی دفعہ خواب میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا آپ عربی زبان سے واقف ہیں۔ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی کا خواب میں دیکھنا تب صحیح ہو سکتا ہے۔ جب خواب کے بعد کوئی نمایاں تبدیلی ظہور میں آئے۔ یا کوئی نقطۂ معرفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں بتائیں۔ اور خواب میں آپکو دیکھنے کے لئے محبت اور مناسبت شرط ہے۔ جو شخص محبوب کی زبان (عربی) سے ہی واقف ہونے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس کا دعوےٰ محبت صحیح نہیں۔

کپورتھلہ قادیان کا محلہ ہے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے کشف میں دیکھا ہے۔ کہ اس سال ہمارے تین چار دوست داغ مفارقت دے جائینگے میں نے عرض کیا حضور وہ قادیان میں سے تو نہیں فرمایا نہیں پھر میں نے عرض کیا کہ حضور وہ کپورتھلہ کے تو نہیں فرمایا "نہیں کپورتھلہ تو قادیان کا ایک محلہ ہے"

بوکے سے مونہہ لگا کر پانی پیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جاتے ہوئے بعض دفعہ مہمان خانہ کے کنوئیں سے پانی نکلوا کر وہیں کھڑے ہو کر بوکے کے ساتھ پانی پی لیا کرتے تھے۔

بہشتی مقبرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے۔ اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

انسانی روح کا خدا تعالیٰ سے تعلق

مندرجہ بالا عنوان پر مذہبی کانفرنس جموں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پڑھنے کیلئے میں نے حسب ذیل مضمون لکھا:- خاکسار - ابوالعطاء

انسان کی بے چارگی

انسان اور اس کی طاقتیں محدود ہیں۔ اس کے خیالات۔ اس کے افکار اس کی بلند پروازیاں حدوبست کے اندر ہی جولانی کرتی ہیں۔ انسان خواہ غریب اور محکوم ہو۔ یا دولتمند اور حاکم۔ بہرصورت اپنی کمزوری اور بے چارگی کو محسوس کرتا ہے۔ اپنے آپ کو احتیاجوں کے اندر گھرا ہوا پاتا ہے۔ اپنی ہستی اور اپنے وجود کو فنا ہو جانے والی چیز دیکھتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اور اس کی حیات کا ہر حادثہ اس بات پر محکم دلیل ہے۔ کہ انسان محدود ہے۔ اور اس کی طاقتیں بھی محدود۔

روحِ انسانی کی تڑپ

انسانی روح اپنی کمزوری اور نقص کے احساسات کے ساتھ ساتھ ایک بلند اور بالا ہستی کی جستجو اور اس سے ملنے کی بے پناہ خواہش رکھتی ہے۔ وہ اس محبوب کے لئے ہر قربانی کرنے پر آمادہ اور بڑی سے بڑی تکلیف کو بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ ہستی اس کا خدا اس کا الیغور، اس کی ساری قوتوں کا خالق اور مالک رب العالمین ہے۔ ابتدائے دنیا سے لے کر آج تک اَن گنت انسان ایسے گذرے ہیں۔ جنہوں نے ہر تلخی کو برداشت کر کے اور اپنے آرام اور چین کو قربان کر کے اس سے تعلق پیدا کیا ہے۔ ان مقدسوں کی ارواح میں فنا کے بعد ابدیت یا ہمیشہ کی زندگی کا نمونہ پایا گیا۔ وہ پاکباز لوگ گھروں سے نکالے گئے۔ جائدادوں سے محروم کئے گئے۔ وطنوں سے بے وطن کئے گئے۔ انسانی تعلقات رشتہ داری منقطع ہو گئے۔ اپنے بیگانے بن گئے۔ غرض ساری کائنات ان کی تباہی کے لئے کھڑی ہو گئی۔ مگر چونکہ وہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی محبت کے نشہ میں سرشار تھے۔ اس کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی تھی۔ اس لئے سارے دکھ ساری تکالیف ان کو جادۂ مستقیم سے منحرف نہ کر سکیں۔ لوگ ان کو مٹانا چاہتے تھے۔ وہ خود بھی محبوب کی راہ میں مٹنے پر آمادہ تھے۔ مگر خدا۔ زندہ خدا نہ چاہتا تھا کہ وہ مٹ جائیں۔ لوگ ان کو تباہ کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔ وہ بھی راہِ خدا میں تباہ ہونے کے لئے تیار تھے۔ لیکن مشیت ایزدی یہ نہ تھی۔ کہ خدا کے بندے اس کے عاشق تباہ اور برباد ہو جائیں۔

غور کریں وہ کونسی چیز تھی۔ جس نے رشیوں۔ منیوں۔ ولیوں اور پیغمبروں کو ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کی طاقت دی۔ انہیں بے سروسامان ہونے کے باوجود بادشاہتوں سے ٹکرا جانے پر آمادہ کیا۔ ہاں ہاں وہ کونسی چیز تھی جس نے اُن پاکباز انسانوں کو دنیا کی لذات پر لات مارنے کے لئے تیار کر دیا۔ یقیناً وہ چیز وہ محکم رابطہ ہی تھا۔ جو ان کی روح کو خدا کے ساتھ پیدا ہو چکا تھا۔

رُوح کا تعلق اپنے خالق سے

انسانی روح کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسی کیفیت ہے۔ جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تعلق مادی تعلق نہیں۔ روحانی ہے۔ مگر اس کی مضبوطی اور اس کی پائیداری کے لئے کوئی مثال تلاش کرنا عبث ہے۔ وہ تعلق صرف اُسی کو معلوم ہو سکتا ہے۔ جسے حاصل ہو۔ جو شخص اس کوچہ سے آشنا نہیں۔ وہ چند فلسفیانہ باتوں یا اپنی خشک منطق پر ناز کر سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں ہر چیز کو بیان کر سکتا ہوں لیکن اس روحانی میدان کے تمام شہسوار اپنی فصاحت و بلاغت کے باوجود اس روحانی کیفیت کو بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ جو انسانی روح اور اس کے خدا کے تعلق کی کیفیت ہے۔ تلوار اس رشتہ کو کاٹ نہیں سکتی۔ آگ اس رشتہ کو جلا نہیں سکتی۔ کوئی مادی پیوند اس رشتہ میں خلل انداز نہیں ہو سکتا ماں اور باپ کا تعلق بڑا گہرا تعلق ہے بیوی اور بچوں کا رشتہ بڑا پیارا رشتہ ہے۔ مگر جو رشتہ یا جو تعلق انسان کو اپنے خدا سے ہوتا ہے۔ اس کی مثال کہیں مل نہیں سکتی۔ سچ یہی ہے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے کہ انسانی روح کا پیوند اپنے جسم کے ساتھ بھی خدائی تعلق کے سامنے ہیچ محض ہے۔ انسانی روح کی گہرائیوں سے ایک آواز پُر شوکت آواز اٹھتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔ کہ میرا ایک خالق ہے۔ ور میں اس کی عبادت کے لئے پیدا ہوئی ہوں۔ میں کمال کو حاصل کرنا چاہتی ہوں اور ہر کمال کا منبع خدا ہے۔ میں رفعت حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ اور رفعتوں کا مالک خدا ہے۔ روح کی یہ آواز اس کا یہ شیریں زمانہ مادیات کے شور و شغب میں ایک دھیمی سی آواز معلوم ہوتی ہے۔ اس کی مثال اس انگارے کی سی ہے۔ جس کے اوپر راکھ کی تہ جم گئی ہو۔ مگر حوادث کی آندھی آئے اور راکھ کو اڑا کرلے جائے۔ اور پھر وہی انگارہ آتش فشاں پہاڑ کا شعلہ بن جائے عارضی تغیرات کو دیکھ کر ہمیں اصل فطرت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اصل یہی ہے کہ انسانی روح خدائی صفات کے ظہور کے لئے بمنزلہ آئینہ کے ہے۔ ساری کائنات میں سے انسان ہی ایک ایسا وجود ٹھہرا جسے خدا تعالیٰ نے اپنا کامل مظہر اور اپنی تجلیات کا پورا جلوہ گاہ قرار دیا۔

خدا سے روح کا فطرتی تعلق

ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ کیونکہ انسانی روح اور اس کے تمام خواص خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ اسلامی عقیدہ کے رو سے ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ نہ روح تھی نہ مادہ تھا۔ نہ ان کی طاقتیں اور ذرات تھے۔ خدا نے اپنی لا محدود قدرت سے روح اور مادہ کو پیدا کیا۔ اور ان کو طاقتیں بخشیں اور ہمیں اپنی قدرت کا مظہر بنایا۔ ہمارے بقاء اور ہماری ترقی کے لئے جسمانی غذائیں اور آسمانی مائدہ نازل فرمایا۔ ایک بچہ کا اپنی ماں سے تعلق ایک فطرتی تعلق ہے وہ اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ اس کے گوشت اور پوست کا جزو ہے اس نے مہینوں رحم مادر میں اور پھر اس کی محبت بھری گود میں پرورش پائی اس لئے وہ اپنی والدہ سے فطرتی تعلق رکھتا ہے۔ خدا جو انسانی روح اور انسان کے ذرات کا خالق ہے حقیقی پرورش کنندہ ہے۔ اس کے ساتھ کیوں فطرتی تعلق نہ ہوگا۔ اور کیوں نہ ارواح الست بربکم کے سوال پر نعرۂ بلیٰ بلند کرینگی؟ اگر ہم مادیات کے بکھیڑوں سے الگ ہو کر اپنے نفس میں غور کریں تو ہماری روح کہیگی۔ کہ روح کا اپنے خدا سے تعلق ایک فطرتی تعلق ہے۔ انسانی روح میں خدا کی محبت بطور خمیر مرکوز ہے وہ محبت ہر جگہ اپنا مظاہرہ کرتی ہے۔ مظاہرہ صحیح ہو یا غلط اس میں تو کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ کہ انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی محبت ودیعت کی گئی ہے۔ ؎

ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ مسلم و مشرک ہمہ بریاں کردی

انسانی روح کی ان کیفیات پر تدبر کرنے والا انسان اسی نتیجہ پر پہنچیگا۔ کہ وہ مخلوق اور اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے۔ ان کا باہمی رشتہ عابد اور معبود کا ہے۔ محبت کے نشہ میں مخمور روح کے لئے عبادت غذا ہے۔ بوجھ نہیں۔ اپنے محبوب کی یاد اس کے لئے زندگی بخش پانی ہے۔

پس عبادت محبت سے ہوتی ہے اور محبت رشتۂ خلق کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا ہر روح کی اندرونی شہادت اور اس کی باطنی آواز یہی ہے۔ کہ میں اور میری تمام طاقتیں خدا کی پیدا کردہ ہیں۔ اس بات کے بغیر یہ رشتہ اس قدر مضبوط اور پائیدار نہ ہو سکتا تھا۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شور محبت عاشقانِ زار کا

روح کیا ہے

قرآن مجید نے اس لطیف تعلق کو دلیل کے پیرایہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ لوگ دریافت کرتے ہیں۔ کہ روح کیا ہے۔ اس کا خدا سے کیا تعلق ہے۔ فرمایا ان سے کہہ دو کہ روح میرے رب کے امر و ارادہ سے پیدا شدہ ہے۔ اسی کے ارادہ سے ہی اسے بقا حاصل ہے اور اسی کے امر کے مطابق اسے ابدی زندگی دی جاتی ہے۔ ہاں تم جو مادیات کے سمندر میں غوطہ زن اور اللہ تعالےٰ کی معرفت سے بے بہرہ ہو نہیں روحانی علم میں کمال حاصل نہیں تم روح کے اس تعلق کی کیفیت کو نہیں جان سکتے۔ اس کی کنہ کا ادراک نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ کوتاہ علمی عدم تعلق کی دلیل نہیں۔ کیونکہ جوں جوں انسانی روح صیقل ہوتی جاتی ہے۔ اس کے انکشافات میں چلا پیدا ہوتا جاتا ہے اسے اپنے خالق اور معبود کے تعلق کی حقیقت پر آگاہی بخشی جاتی ہے۔ اور وہ علم و عرفان کی منازل کو بسرعت طے کر لیتی ہے۔ قرآن مجید کا مختصر ترین قول قل الروح من امر ربی اپنے اندر بیش قیمت خزانہ رکھتا ہے۔ اس میں انسان کے ماضی۔ حاضر اور مستقبل کے اس تعلق کو بیان کیا گیا ہے۔ جو اسے اللہ تعالےٰ سے تھا۔ اور ہے۔ اور ہوگا۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ روح انسانی مع اپنی تمام طاقتوں اور خاصیتوں کے پیدا شدہ ہے۔ وہ اپنی استعدادوں کی تکمیل میں صحیفہ قدرت اور آسمانی الہام کی محتاج ہے۔ اس کا بقاء اور اس کا دوام محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ اور اس کو خدا نے ہی پیدا کیا۔ اور وہ اسی سے تعلق پیدا کر کے سرمدی سرور اور قلبی اطمینان حاصل کر سکتی ہے

روح انسانی کا کمال

روح انسانی اللہ تعالےٰ کے بغیر کچھ نہیں۔ اس کا کمال یہی ہے۔ کہ اپنے خالق کی غیر محدود قدرتوں کی معرفت حاصل کرے۔ اس کی عبادت اور اپاسنا میں منہمک رہے۔ یہاں تک کہ مادیات سے پاک ہو کر، قدوس خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے سایہ تلے ابدیت کو حاصل کرے۔ اور اسے اسی جہاں میں خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہو جائے۔ چنانچہ وہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس آواز کو سنے۔ یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کہ اے نفس مطمئنہ! تو اس دنیا کی تنگ و دو میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اب تو ناکامی اور لغزش سے محفوظ ہو گیا۔ آ اور ہمیشہ کی جنت میں داخل ہو جا۔

اسلامی عقیدہ کی رو سے روح کے خدا سے تعلق کا یہی خلاصہ ہے۔

ایک صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا موقع

ایک صاحب جن کا نام میاں عبدالرحمن صاحب ہے اور جو ضلع ہزارہ کے رہنے والے ہیں۔ نو احمدی ہیں سلسلہ سے اخلاص رکھتے ہیں۔ پرانی تعلیم یعنی فقہ صرف نحو منطق حدیث پڑھا سکتے ہیں اور اس کے علاوہ مروجہ درسی کتب کی تعلیم بھی دے سکتے ہیں قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھا سکتے ہیں امامت بھی کر سکتے ہیں۔ عمر چالیس سال کے قریب ہے خطبہ اور تقریر بھی کر سکتے ہیں جو جماعتیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ نظارت ہذا میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ سرحد کے علاقہ کی جماعتوں میں سے اگر کوئی جماعت تیار ہو تو زیادہ بہتر ہو کیونکہ یہ صاحب سرحد کے رہنے والے ہیں۔ سرد علاقہ ان کے لئے مناسب ہے نیز جو احباب ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ یہ بھی تصریح فرمائیں۔ کہ گذارہ کے لئے وہ کیا صورت اختیار کریں گے (جائنٹ ناظر تعلیم و تربیت)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور

چندہ تحریک جدید کے متعلق ایک مخلص کا مکتوب

مولوی عطا محمد صاحب شرق پور سے لکھتے ہیں۔

حضور پرنور کا فرمودہ خطبہ جمعہ کل پڑھ کر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جانفشانیاں اور مالی قربانیاں جو ان مقدس وجودوں نے اللہ تعالےٰ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر کیں قیامت تک امت مسلمہ کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیں گی۔

خاکسار اس خیال سے چشم پر آب ہو گیا۔ کہ وہ آواز جو کبھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور کبھی آپ کے خلفائے کرام کی معرفت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے دین متین اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بلند کی گئی۔ ہماری خوش بختی سے آج پھر وہی آواز خدا کے رسول کے تخت گاہ قادیان دارالامان سے حضور کی معرفت بلند کی جا رہی ہے۔ اور میں اس خیال سے بے تاب ہو گیا کہ آخر بغیر تعلق کے کون کسی کو بلاتا ہے، یہ ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے حال پر رحم فرما کر ہمیں خود ہی اپنا بنا لیا ہے۔ اور اگرچہ وہ ہماری حقیر قربانیوں کا محتاج نہیں۔ اور جس کام کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔ وہ بہرحال ہو کر رہے گا تاہم بفحوائے وسعت رحمتی علی کل شیئ اس نے ذرہ نوازی کر کے ہمیں بھی توفیق عطا فرمائی۔ کہ ہم انگلی کو لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جائیں۔ اس خیال کے آتے ہی اگرچہ وعدہ -/۱۰ کا تھا اور جون میں ادا کرنا تھا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ نہ صرف یہ رقم فی الفور ادا کر دوں بلکہ اپنا وہ سرا وعدہ بھی جو میں نے حضور سے کیا تھا۔ کہ امتحان میں کامیابی پر -/۱۰ روپیہ اور تحریک جدید میں دوں گا ابھی پورا کر دوں۔

سو آج ۲۶ مارچ کو مبلغ بیس روپیہ کا منی آرڈر ارسال کر رہا ہوں حضور سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اس حقیر رقم کو از راہ بندہ نوازی قبول فرمائیں۔ نیز اس عاجز کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

الٰہی تو اپنے فضل سے ایسا کر کہ میری زندگی اور میری موت تیرے اس پاک خلیفہ محمود کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہو۔ آمین ثم آمین۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ مخلصین جہاں اپنے وعدوں کو جو آئندہ کسی وقت ادا کرنے کے متعلق ہیں اس مہینہ میں ادا کر رہے ہیں۔ وہاں وعدوں میں مزید اضافہ بھی کر رہے ہیں کیونکہ ان کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ تم میں سے کتنے ہیں جو کہتے ہیں کہ کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کے موقعہ پر ہوتے اور اپنی جانیں خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر دیتے مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ اصل قربانیوں کا میدان ان کے لئے بھی کھلا ہے۔ اور آج وہ اسی طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں جس طرح صحابہ نے قربانیاں کیں۔

تحریک جدید کی غرض جماعت کو قربانیوں کا موقع دینا ہے۔ اور ایسی قربانیوں کے لئے ایک حصہ مالی مطالبہ کا ہے پس سال چہارم کا وعدہ کرنے والے اصحاب کو چاہیئے۔ کہ مزید ثواب کے لئے جلد سے جلد اپنا وعدہ پورا کریں اور اس بات کا انتظار نہ کریں۔ کہ ادائیگی کے مقررہ وقت میں ابھی کافی وقفہ ہے۔ کیونکہ ایسے خیال کر کے بیٹھ رہنے والے پیچھے

وصیتیں

نمبر ۵۰۰۸ منکہ مرزا مظفر احمد ولد مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ ٹریننگ ملازمت عمر پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۱۰ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد کوئی نہیں۔ البتہ مجھے والد صاحب اور گورنمنٹ کی طرف سے کچھ جیب خرچ اور تعلیمی خرچ ملتا ہے۔ تعلیمی خرچ منہا کرکے جیب خرچ یعنی ذاتی خرچ کا اندازہ ساڑھے بارہ پونڈ ماہوار سمجھا جاسکتا ہے۔ میں انشاء اللہ اپنی اس آمد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اسی طرح میری آمد میں جس قدر اضافہ ہوگا۔ میں انشاء اللہ اسی نسبت سے شرح چندہ میں اضافہ کرتا جاؤں گا۔ وما توفیقی الا باللہ اللھم تقبل منا انک سمیع الدعاء

العبد:۔ مرزا مظفر احمد حال آکسفورڈ انگلستان

گواہ شد:۔ بقلم خود مرزا ناصر احمد حال آکسفورڈ

گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد قادیان والد موصی

نمبر ۵۰۱۳ منکہ برکت علی ولد فتح محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۲۸ء ساکن موضع پرجیاں کلاں ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ جس کی کل قیمت قریباً پانچ ہزار پانصد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جوکہ اس وقت مبلغ ستائیس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ برکت علی بقلم خود حال پٹواری نہر چک ۲/۸۹ منٹگمری۔ گواہ شد غلام حسین چاہلوی سیکرٹری انجمن احمدیہ منٹگمری

گواہ شد:۔ فیض محمد کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر بہادر منٹگمری

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۲۹ مارچ - آج سندھ کی نئی وزارت پارٹی نے اپنے پروگرام کی وضاحت کے لئے ایک پبلک جلسہ منعقد کیا لیکن آغاز جلسہ ہی میں گڑبڑ مچ گئی - اور مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کے حامیوں نے شیخ عبد المجید سندھی اور مسٹر گزدر کی قیادت میں پلیٹ فارم پر قبضہ کر لیا شیخ عبد المجید سندھی، مسٹر گزدر اور دوسرے مقررین نے جدید وزارت کی مذمت کی - اور کہا کہ یہ وزارت ہندوؤں کے ہاتھ میں بک چکی ہے - آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ جدید وزارت کو اسلامیان سندھ کا اعتماد حاصل نہیں ہے - لہذا اسے مستعفی ہو جانا چاہیے اور اس کی جگہ ایسی وزارت قائم ہونی چاہیے جو مسلم لیگ کے پروگرام پر عمل کرے۔

لاہور ۲۹ مارچ - آج پنجاب اسمبلی میں سوالات کے وقت وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کیا کہ میں نے ہدایات جاری کر دی ہیں - کہ آئندہ اچھوتوں کو پولیس افسروں میں بھرتی کیا جا سکے - بشرطیکہ وہ مقررہ معیار کے مطابق قابلیت رکھتے ہوں

بمبئی ۲۹ مارچ - کل حکومت امریکہ نے اعلان کیا تھا - کہ چونکہ حکومت میکسیکو نے امریکن کمپنیوں سے تیل کے چشمے چھین لئے ہیں - اس لئے امریکہ آئندہ میکسیکو کی چاندی نہیں خریدے گا - اس اعلان سے بمبئی کی چاندی کی منڈیوں پر خاص اثر ہوا ہے - چنانچہ وہاں چاندی کی قیمت یکلخت گر گئی ہے۔

جبل الطارق ۲۹ مارچ ہسپانیہ کی خانہ جنگی سے متعلق آمدہ تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے - کہ باغیوں نے لریڈا کو بھی فتح کر لیا ہے - ادھر بارسیلونا میں حکومت ہسپانیہ کے وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا - کہ ہم باغیوں کے آگے ہرگز ہتھیار نہیں ڈالیں گے - ہم ابھی تک کافی طاقت رکھتے ہیں - بلکہ ہماری طاقت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے -

برلن ۲۹ مارچ - جرمنی کے جدید انتخابات - ۱۰ اپریل سے شروع ہوں گے - ہر ہٹلر نے ایک اور انتخابی تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا - کہ جرمنی نہایت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے - نیز کہا کہ ۱۰ اپریل کو رائے عامہ طلب کی جائے گی - جو شخص ہماری مخالفت کرنا چاہتا ہے - اسے اختیار ہے کہ رائے طلبی کے وقت "ہاں" کے بجائے "نہیں" کہہ دے

لاہور ۲۹ مارچ - آج ہائی کورٹ لاہور نے کوٹ فتح خان کے سکھوں کی درخواست مسترد کر دی - اس درخواست کے ذریعہ سکھوں نے مطالبہ کیا تھا - کہ دو نل نالہ سے پانی بھرنے کے لئے ہمیں سابقہ راستہ سے گزرنے کی اجازت دی جائے

گیلانگ ۲۹ مارچ - سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ آسام کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۳۴ء کے مطابق بعض اشخاص پر پابندیاں عائد کی گئیں تھیں - ان میں سے چند ایک اشخاص کی پابندیوں کے غیر مشروط طور پر رفع کرنے کے لئے احکام جاری ہو رہے تھے - البتہ ایک شخص پر جو غیر ملکی ہے - بدستور پابندیاں عائد رہیں گی ایسے شخص کو آسام سے خارج کر دیا گیا ہے اب کسی اور شخص پر اس ایکٹ کے ماتحت پابندیاں عائد نہیں رہیں گی۔

امرتسر ۲۹ مارچ - سپرنٹنڈنٹ پولیس کی طرف سے انگریزی - اردو اور گورمکھی زبانوں میں اشتہار لگائے گئے ہیں - کہ جو شخص حادثہ فتوال کے روپوش مجرموں کو گرفتار کرائے گا اسے انعام دیا جائے گا۔

ویانا ۲۹ مارچ - ماسکو سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ روس کے ڈکٹیٹر سٹالن کو زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اسے خوراک یا سگرٹوں میں چھپا ہوا سیسہ کھلایا جاتا رہا ہے - جس کی وجہ سے وہ سینے کے کسی مرض میں مبتلا ہو گیا ہے

بیت المقدس ۲۹ مارچ گزشتہ جمعرات کو جنوبی فلسطین میں ریلوے کے نزدیک موضع خان یونس میں ایک فوجی لاری تباہ کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے ایک برطانوی سپاہی ہلاک اور ایک شدید مجروح ہوا - حکومت نے موضع مذکور پر ۵۰۰ پونڈ جرمانہ کیا ہے - اور وہاں تعزیری پولیس کی چوکی بٹھا دی ہے - اکا دکا حملے اور یہودیوں اور عربوں کی قتل کی وارداتیں جاری ہیں۔

بیت المقدس ۲۹ مارچ آج صبح حیفہ سے عکہ جانے والی سڑک پر عربوں نے ایک لاری پر حملہ کر دیا - لاری میں ۹ یہودی سوار تھے ان میں سے ۴ یہودی گولیوں کا نشانہ بنا دیئے گئے۔ ۲ بھاگ گئے اور ۳ معدوم پتہ ہو گئے

لنڈن ۲۹ مارچ - وزارت ہوا کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ سٹاک پورٹ کے ہوائی جہازوں کے کارخانے میں تخریب کی ایک واردات منکشف ہوئی ہے - رائل ائر فورس کے لئے چار نہایت تیز رفتار بمبار طیارے بنائے گئے تھے جنہیں کسی نے شرارت سے خراب کر دیا ہے پولیس مصروف تفتیش ہے۔

سارا گوسا ۲۹ مارچ - تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں - کہ جنرل فرینکو کی افواج نے میکوئی نینزا پر قبضہ کر لیا ہے - یہ شہر دریائے ایبرو پر ایک اہم مقام ہے - باربسٹرو پر بھی باغیوں کا قبضہ ہو گیا ہے جو شمالی ارگون میں واقع ہے - تین بجے بعد دوپہر فراگا کو بھی باغیوں نے فتح کر لیا - پیرس کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ باربسٹرو میں آگ لگی ہوئی ہے۔

کلکتہ ۲۹ مارچ - بنگال کے نمک سازوں کا ایک وفد آج عازم دہلی ہو گا تاکہ سر جیمز گرگ فنانس ممبر حکومت ہند سے ملاقات کر کے داخلی نمک کی صنعت کے تحفظ پر زور دے - اور تاکید کرے کہ اس سلسلے میں غیر ملکی نمک پر مزید دس سال کے لئے محصول زائد عاید کر دیا جائے

کلکتہ ۲۹ مارچ "سٹیٹسمین" کا بیان ہے کہ سیاسی حلقوں کا یہ خیال تھا کہ بجٹ موجودہ وزارت کے لئے بحران پیدا کر دے گا - اگرچہ بجٹ کے مباحث ختم ہو چکے ہیں - مگر حکومت ابھی تک مشکلات کا خاتمہ نہیں کر سکی - ایک مسلم وزیر اور اس کے دوسرے رفقاء کار میں بعض اہم امور کی وجہ سے اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے - جو اپنی انتہا تک پہنچ چکا ہے - اور وزیر مذکور نے مستعفی ہو جانے کی دھمکی دیدی ہے اس وزیر نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا - کہ میں قبل از وقت متعلقہ صورت حالات کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جبل الطارق ۲۹ مارچ - باغیوں کے ہیڈ کوارٹرز سلامنکا سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے - کہ ہفتہ کے دن سربیڈا پر ۶۰ باغی طیاروں نے حملے کئے - جس کی وجہ سے ہر جگہ تباہی و بربادی نازل ہوئی - باغیوں کے ہاتھ بے شمار اسیر آئے - دوسری طرف حکومت کا دعوٰی ہے کہ ہم نے باغیوں کے سات طیارے گرائے اور باغیوں کے طیارے جل کر تباہ ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۹ مارچ - اجے کمار گھوش کو جسے کل لاہور گرفتار کیا گیا تھا - دہلی لا کر رہا کر دیا گیا۔

نابلس ۲۹ مارچ - آج فوجی سے بھری ہوئی دو لاریاں تل ابیب کی طرف جا رہی تھیں - کہ عربوں کے ایک گروہ نے ان پر فائر کئے - جواب میں سپاہیوں نے بھی بندوقیں چلائیں برطانی جنگی طیاروں کی بروقت امداد کی وجہ سے عربی لشکر منتشر ہو گیا۔

لکھنؤ ۲۹ مارچ - آج یوپی اسمبلی میں عام نظم و نسق کے متعلق مطالبہ زر کی تحریک تخفیف پر بحث کے دوران میں مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مال نے ایک اعلان کیا - کہ یوپی کے زمیندار اور تعلقہ دار اراضیات کے مالک نہیں ہیں - بلکہ سرکاری لگان جمع کرنے والے ہیں - زمینوں کی حقیقی مالک حکومت ہے وہ زمینداری سسٹم کو جاری رہنے دیگی بشرطیکہ زمیندار اور تعلقہ دار شرائط پر قائم رہنے کا وعدہ کریں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی۔